اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِالْمُرْسَلِیْنَااَمَّابَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

نیت کی اہمیت

فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اُس کی دہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نجات پانے والا شخص وہ ہو گا جس نے تُم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔

(اَلفِردوس بماثور الخطاب ۲۷۷/۵، حدیث ۸۱۷۵)(ثواب بڑھانے کے نسخے)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! حصولِ ثواب کی خاطر بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں۔

☆ نگاہیں نیچی کیے خوب تَوجُّہ کے ساتھ کان لگا کر سُنوں گی۔ ☆ اہم باتیں لکھوں گی۔ ☆ عِلْمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانوں بیٹھوں گی۔ ☆ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دلجوئی کی نیت سے آہستہ آواز میں جواب دوں گی۔ ☆ میں بھی نیت کرتی ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لیے بیان کروں گی۔ ☆ نیکی کا حکم دوں گی بُرائی سے منع کروں گی۔ ☆ نظر کی حفاظت کا ذہن بنانے کی خاطر حتی الامکان نگاہیں نیچی رکھوں گی۔

63 مدنی انعامات کے رسالے کی ترغیب

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! پندرھویں صدی کی عظیم علمی و روحانی شخصیت شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ہمیں اِس پُرفتن دور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مشتمل شریعت وطریقت کا جامع مجموعہ بنام "مدنی انعامات" عطا فرمائے ہیں۔

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! مسلمانوں کی دنیا و آخرت بہتر بنانے کے لیے سُوال نامے کی صورت میں اسلامی بہنوں کے لیے 63مَدنی انعامات پیش کیے گئے ہیں۔ ایک مسلمان کے لیے مَدنی انعامات پر عمل کس قدر ضروری ہے اس کا اندازہ آپ کو اُسی وقت ہو سکتا ہے جب آپ مدنی انعامات کا بغور مطالعہ فرمائیں گی آپ دیکھیں گی کہ اِن مَدنی انعامات میں فرائض و واجبات اور سُنن و مستحبات پر عمل کی ترغیب کے ساتھ ساتھ کہیں اخلاقیات کے حصول کے مَدنی پھول خوشبو لُٹا رہے ہیں تو کہیں گناہوں سے بچنے اور آسانی سے نیکیاں کرنے کے طریقے اپنی بَرَکتیں لُٹا رہے ہیں۔ ترغیب و تحریص کے لیے ان مدنی انعامات میں سے ایک کے فضائل پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔ اگر مکمل توجہ کے ساتھ شرکت رہی تواِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا دل مَدنی انعامات پر عمل کرنے کے لیے بے قرار ہو جائے گا۔

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی انعام نمبر 1 میں ارشاد فرماتے ہیں: "کیا آج آپ نے کچھ نہ کچھ جائز کاموں سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کیں؟ نیز کم از کم دو کو اس کی ترغیب دلائی؟

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ہمیں جو 63مَدنی انعامات کے رسالے میں پہلا مَدنی انعام ہر نیک و جائز کام سے پہلے اچھی اچھی نیتوں کا عطا فرمایا ہے اس کا اندازہ آپ کو آج کے بیان سے بخوبی ہو جائے گا کہ ہر نیک و جائز کام سے پہلے نیتیں کرنے کے فائدے اور نہ کرنے کے نقصانات اور اچھی، بُری نیت کے تعلق سے معلوماتی فتوٰی اور پہلے کے مسلمانوں کی علمِ نیّت سے کس قدر دلچسپی تھی بیان کروں گی۔ آیئے سب سے پہلے حکایت سنتے ہیں۔

پھولا پھلا باغ منٹوں میں تاراج

حضرت سیِّدُنا عیسٰی روح اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے آسمان پر اُٹھالیے جانے کے تھوڑے دنوں بعد کا واقعہ ہے کہ یمن میں "صنعا" شہر سے دو کوس کی دُوری پر ایک باغ تھا جس کا نام "ضروان" تھا۔ اُس باغ کا مالک بہت ہی نیک نَفس اور سخی آدمی تھا۔ اُس کا دستور یہ تھا کہ پھلوں کو توڑتے وقت وہ فقیروں اور مسکینوں کو بُلاتا تھا اور اعلان کر دیتا تھا کہ جو پھل ہوا سے گر پڑیں یا جو ہماری جھولی سے الگ جا گریں وہ سب تم لوگ لے لیا کرو اس طرح اُس باغ کا بُہت سا پھل فقراء و مسکین کو مِل جایا کرتا تھا۔ باغ کا مالک فوت ہو گیا تا اُس کے تینوں بیٹے اُس باغ کے مالک ہوئے مگر یہ تینوں بُہت بَخیل تھے اُن لوگوں نے آپس میں طے کر لیا کہ اگر فقیروں اور مسکینوں کو ہم لوگ بُلائیں گے تو بُہت سے پھل یہ لوگ لے جائیں گے اور ہم لوگوں کے اَہل و عِیال کی روزی میں تنگی ہو جائے گی چُنانچہ ان تینوں بھائیوں نے قَسَم کھا کر یہ طے کر لیا کہ سورج نکلنے سے قَبْل ہی چَل کر ہم لوگ باغ کا پھل توڑ لیں تا کہ فُقراء و مساکین کو خبر ہی نہ ہو۔ اِن لوگوں کی بدنیَّتی کی نُحُوست نے یہ اَثَر بَد دِکھایا کہ ناگہاں رات ہی میں اللہ تعالٰی نے باغ میں آگ بھیج دی جس نے پُورے باغ کو جلا کر خاک سیاہ کر ڈالا اور اِن لوگوں کو اس کی خبر بھی نہ ہوئی۔ یہ لوگ اپنے منصوبے کے مطابق رات کے آخری حصّے میں نہایت خاموشی کے ساتھ پھل توڑنے کے لیے روانہ ہو گئے اور راستے میں چُپکے چُپکے باتیں کرتے تھے تا کہ فقیروں اور مسکینوں کو خبر نہ مِل جائے لیکن یہ لوگ جب باغ کے پاس پہنچے تو وہاں جلے ہوئے درختوں کو دیکھ کر حیران رہ گئے۔ چُنانچِہ ایک بول پڑا کہ ہم لوگ راستہ بھول کر کسی اور جگہ چلے آئے ہیں مگر اِن میں جو بہ نسبت دوسرے بھائیوں کے کچھ نیک نفس تھا اُس نے کہا ہم راستہ نہیں بھولے ہیں بلکہ اللہ تعالٰی نے ہمیں پھلوں سے محروم کر دیا ہے لہٰذا تم

لوگ اللہ کا ذکر کرو۔ اُنہوں نے یہ پڑھنا شروع کر دیا کہ: یعنی ہمارے رب کے لیے پاکی ہے ہم لوگ یقیناً ظالم ہیں (کہ ہم نے فقراء اور مساکین کا حق مارلیا) پھر وہ تینوں بھائی ایک دوسرے کو مَلامت کرنے لگے اور آخر میں یہ کہنے لگے کہ:

ترجمۂ کنزالایمان: "اُمّید ہے کہ ہمیں ہمارا رب اس سے بہتر بدَل دے اور ہم اپنے رب کی طرف رغبت لاتے ہیں۔" (پ ۲۹، القلم ۳۲)

حضرت سیّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عنہ نے فرمایا کہ جب اُنہوں نے سچے دل سے توبہ کرلی تو اللہ تعالٰی نے اُن لوگوں کی توبہ قبول فرماکر انہیں اس کے بدلے ایک دوسرا باغ عطا فرمادیا جس میں بہت زیادہ اور بڑے بڑے پھل آنے لگے۔ اُس باغ کا نام "حَیَوان" تھا اور اُس مین ایک انگور اتنا بڑا ہوتا کہ اُس کا ایک خوشہ ایک خچر کا بوجھ ہو جایا کرتا تھا۔ میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! اِس واقعہ سے ہمیں یہ درس ملتا ہے کہ سخاوت اور نیک نیتی کا اَثر مال میں خیر و بَرَکت اور فَرَاوانی کا سبب ہے جب کہ بخیلی و بدنیتی کا نتیجہ مال کی ہلاکت و بربادی کا باعث ہوتا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ سچی توبہ کرلینے سے اللہ تعالٰی زائل شدہ نعمت سے بڑی اور بڑھ کر نعمت عطا فرمادیتا ہے لہٰذا ہمیں بھی چاہیئے کہ ہر نیک و جائز کام میں اپنا مال خرچ کرنے سے پہلے رضائے الٰہی کے ساتھ اچھی اچھی نیتیں بھی کرلیا کریں اور غریبوں کی دل کھول کر مدد بھی کیا کریں۔ اس کے علاوہ دیگر نیک کاموں مثلاً نماز کے لیے وُضو کرنے، مسلمانوں کو سلام و مصافحہ کرنے، کھانا کھانے، سونے اور سو کر بیدار ہونے، تیل لگانے، آنکھوں میں سُرمہ لگانے جیسے نیک کاموں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصل کرنے کی نیت کے ساتھ ساتھ دیگر اچھی اچھی نیتیں بھی کرلی جائیں تو اِس کا فائدہ یہ ہوگا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی رَحمت سے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نیت کا ثواب ضرور عطا فرمائے گا۔

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! یاد رکھئے! عَمَل کی قبولیت کے لئے ثوابِ آخِرت کی نیّت ضروری ہے چُنانچِہ پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی اُنّیسویں آیتِ کریمہ میں اللہ تبارک وتعالٰی اِرشاد فرماتا ہے:

ترجمۂ کنزالایمان: "اور جو آخِرت چاہے اور اُس کی سی کوشش کرے اور ہو ایمان والا تو اُن ہی کی کوشش ٹھکانے لگی"۔

اس آیتِ کریمہ کے تحت صَدرُ الْاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیّد نعیمُ الدّین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحمۃُ اللہِ الْہادی فرماتے ہیں: عَمَل کی قبولیّت کے لیے تین چیزیں درکار ہیں:

1. طالبِ آخرت ہونا یعنی اچھی نیت کا ہونا۔
2. کوشش کرنا یعنی عمل کو باہتمام اس کے حقوق کے ساتھ ادا کرنا۔
3. ایمان جو سب سے زیادہ ضروری ہے۔ (خزائن العرفان ۵۵۴)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! اس آیتِ کریمہ کی تفسیر سے پتہ چلا کہ عمل کی قبولیت میں جو تین چیزیں درکار ہیں اُن میں سب سے پہلے اچھی نیت کا ہونا ضروری ہے۔

نیت کسے کہتے ہیں؟

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! یاد رکھئے "نیّت دل کے پُختہ ارادے کو کہتے ہیں خواہ وہ کسی چیز کا ہو۔" اور شریعت میں "(نیّت) عبادت کے ارادے کو کہتے ہیں"۔ (نُزہۃُ القاری ج ۱ ص ۱۶۹)

آیئے اس تعلق سے مزید مَدَنی پھول سُنتے ہیں جنہیں امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے رِسالے "ثواب بڑھانے کے نسخے" صفحہ نمبر 4 پر تحریر فرمایا ہے۔

1. بغیر اچھی نیت کے کسی بھی نیک کام کا ثواب نہیں ملتا۔
2. جتنی اچھی نیتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔
3. نیت دل کے ارادے کو کہتے ہیں، دل میں نیت ہوتے ہوئے زبان سے بھی دوہرا لینا زیادہ اچھا ہے، دل میں نیت موجود نہ ہونے کی صورت میں صِرف زبان سے نیّت کے الفاظ ادا کرلینے سے نیت نہیں ہوگی۔
4. کسی بھی عملِ خیر میں اچھی نیت کا مطلب یہ ہے کہ جو عمل کیا جارہا ہے دل اُس کی طرف مُتوَجّہ ہو اور وہ عمل رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کے لیے کیا جارہا ہو، اِس نیت سے عبادات کو ایک دوسرے سے الگ کرنا یا عبادات اور عادت میں فرق کرنا اِن سب سے نیت کوسوں دور ہے کیونکہ نیّت اِس بات کا نام ہے کہ دل اس کام کو کرنے کے لیے بالکل تیار ہو یعنی عزمِ مُصمَّم اور پکا ارادہ ہو۔
5. جو اچھی نیتوں کا عادی نہیں اُسے شروع میں بہ تکلُّف اس کی عادت بنانی پڑے گی، مطلوبہ نیک کام شروع کرنے سے کچھ رُک کر موقع کی مناسبت سے سر جُھکائے، آنکھیں بند کئے ذِہن کو مختلف خیالات سے خالی کرکے نیتوں کے لئے یکسُو رُک ہوجانا مُفید ہے، اِدھر اُدھر نظریں گھماتے، بدن سہلاتے، کھجاتے، کوئی چیز رکھتے اُٹھاتے یا جلد بازی کے ساتھ نیتیں کرنا چاہیں گے تو شاید نہیں ہو پائیں گی۔ نیتوں کی عادت بنانے کے لیے اِن کی اَہمیّت پر نظر رکھتے ہوئے آپ کو سنجیدگی کے ساتھ پہلے اپنا ذہن بنانا پڑے گا۔ (ثواب بڑھانے کے نسخے ص ۳)

نیت کی اہمیت پر فرامینِ مصطفی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

آیئے نیت کی اہمیت دِل میں اُجاگر کرنے کے لیے "چل مدینہ" کے سات حروف کی نسبت سے اچھی نیت کی فضیلت پر مبنی 7 فرامینِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتے ہیں۔

1. فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بے شک اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کے لیے وُہی ہے جس کی وہ نیت کرے۔
2. نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا مسلمان کی نیت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔
3. اِسی طرح ایک اور مقام پر فرمایا سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔ آیئے مزید سُنئے
4. پیارے آقا مدینے والے مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کرے گی۔ سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ
5. مصطفٰی جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آخرت کی نیت پر دنیا عطا فرمادیتا ہے لیکن دُنیا کی نیت پر آخرت عطا فرمانے سے انکار کر دیتا ہے۔

اللّٰہُ اَکبَر! اچھی اچھی نیتوں کے متعلق فرامینِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُن رہے ہیں: آیئے مزید فرامینِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنئے اور اچھی اچھی نیتیں کرنے کا ذہن بنایئے۔

6. مکّے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا سچی نیت عرش سے متعلق ہے پس جب کوئی بندہ سچی نیت کرتا ہے تو عرش ہلنے لگ جاتا ہے، پھر اُس بندے کو بخش دیا جاتا ہے۔
7. جس نے نیکی کا ارادہ کیا پھر اُسے نہ کیا تو اُس کے لیے ایک نیکی لکھی جائے گی۔

اچھی اچھی نیتوں کا ہو خدا جذبہ عطا
بندۂ مخلص بنا کر عفو میری ہر خطا

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! بیان کردہ احادیثِ مبارکہ سے نیت کی اہمیت و فضیلت معلوم ہوئی۔ لہٰذا ہمیں بھی حصولِ ثواب کی خاطر ہر جائز و نیک کام سے قبل اچھی اچھی نیتیں کر لینی چاہیئے تاکہ ہمارے نامۂ اعمال میں اس کی بَرَکت سے ثواب کا ذخیرہ اکٹھا ہوتا رہتا ہے۔

مُباح کام اچھی نیت سے عبادت ہوجاتا ہے

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! بَہُت سارے کام مُباح ہیں، مُباح اُس جائز عمل یا فِعل (یعنی کام) کو کہتے ہیں جس کا کرنا نہ کرنا یکساں ہو یعنی ایسا کام کرنے سے نہ ثواب ملے نہ گناہ۔ مثلاً کھانا پینا، سونا، ٹہلنا، دولت اکٹھی کرنا، تحفہ دینا، عمدہ یا زائد لباس پہننا وغیرہ کام مُباح ہیں۔ اگر تھوڑی سی توجہ دی جائے تو مُباح کام کو عبادت بنا کر اُس پر ثواب کمایا جاسکتا ہے، اِس کا طریقہ بیان کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مُجدِّدِ دین و ملّت، مولانا شاہ احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: ہر مُباح (یعنی ایسا جائز عمل جس کا کرنا نہ کرنا یکساں ہو) نیّتِ حسن (یعنی اچھی نیّت) سے مُستحب ہو جاتا ہے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۸ ص ۴۵۲) فُقَہائے کِرام رَحِمَہُمُ اللہ السلام فرماتے ہیں: مُباحات (یعنی ایسے جائز کام جن پر نہ ثواب ہو نہ گناہ اُن) کا حکم الگ الگ نیتوں کے اعتبار سے مختلف ہو جاتا ہے، اِس لیے جب اس سے (یعنی کسی مُباح سے) طاعات (یعنی عبادات) پر قُوّت حاصل کرنا یا طاعات (یعنی عبادات) تک پہنچنا مقصود ہو تو (یہ مُباحات یعنی جائز چیزیں بھی) عبادات ہوں گی مثلاً کھانا، پینا، سونا، حصولِ مال۔۔۔۔(اَیضاً ج ۷ ص ۱۸۹، رَدُّالمُحتار ج ۴ ص ۷۵)

مُباح کام میں اچھی نیتیں نہ کرنے والے نقصان میں ہیں

اگر کوئی مُباح کام بُری نیّت سے کیا جائے تو بُرا ہو جائے گا اور اچھی نیت سے کیا جائے تو اچھا اور کچھ بھی نیّت نہ ہو تو مُباح رہے گا اور قِیامت کے حساب میں دُشواری دَر پیش ہو گی۔ لہٰذا عقلمند وُہی ہے کہ ہر مُباح کام میں کم از کم ایک آدھ اچھی نیت کر ہی لیا کرے، ہوسکے تو زیادہ نیتیں کرے کہ جتنی اچھی نیتیں زیادہ ہوں گی اُتنا ہی ثواب زیادہ ملے گا۔ نیّت کا یہ بھی فائدہ ہے کہ نیّت کرنے کے بعد اگر وہ کام کسی وجہ سے نہ کر سکا تب بھی نیّت کا ثواب مِل جائے گا جیسا کہ فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے نیکی کا ارادہ کیا پھر اُسے نہ کیا تو اُس کے لیے ایک نیکی لکھی جائے گی۔ (صحیح مُسلم، ص ۷۹ حدیث ۱۳۰)

نیّت نہ کرنے کے نقصان اور کرنے کے فائدے

مُحقّق عَلَی الاِطلاق، خَتمُ المُحدِّثِین، حضرتِ علّامہ شیخ عبدُ الحقّ مُحدِّث دِہلوی عَلَیْہِ رَحمۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: روایت میں آیا ہے "جب فِرِشتے بندوں کے اعمال ناموں کو آسمانوں پر لے جاتے اور دربارِ اِلٰہی میں پیش کرتے ہیں تو اللّٰہ تعالٰی فرماتا ہے: یعنی اِس نامۂ اعمال کو پھینک دو، اِس نامۂ اعمال کو پھینک دو۔ فِرِشتے عَرض کرتے ہیں: یااللّٰہ! تیرے اس بندے نے جو نیک اعمال کیے ہیں ان کو ہم نے دیکھ اور سُن کر لکھا ہے۔ اللّٰہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے کہ اِس بندے نے ان اعمال میں میری رِضا کی نیّت نہیں کی تھی اس لیے یہ میرے دربار میں مقبول نہیں۔ پھر ایک دوسرے فِرِشتے کو اللّٰہ

تعالٰی یہ حکم فرماتا ہے کہ فُلاں بندے کے نامۂ اعمال میں فُلاں فُلاں عمل لکھ دے، فِرِشتہ عرض کرتا ہے: یا اللہ! یہ عمل تو اِس بندے نے نہیں کیا! اللہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے: گو اس نے یہ عمل نہیں کیا مگر اِس کی نیت تو اِس عمل کے کرنے کی تھی اس لیے میں اِس کی نیت پر اس کو اس عمل کا اَجر دوں گا۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۲ ص ۳۵۴ رقم ۲۵۴۸ وغیرہ) حضرتِ سیّدُنا شیخ عبدالحق مُحَدِّث دِہلوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مزید فرماتے ہیں: حدیثِ مبارَکہ میں یہ بھی آیا ہے، یعنی "مؤمن کی نیت اِس کے عمل سے بہتر ہے۔" (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر ج ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲) ظاہر ہے کہ نیک عمل پر تو ثواب اُسی وقت مِلے گا جب کہ نیّت اچھی ہو اور اگر نیّت بُری ہو تو نیک عمل پر کوئی ثواب نہیں، مگر اچھی نیت پر تو بہر حال ثواب ملے گا خواہ عمل کرے یا نہ کرے۔ اس لیے کہ مؤمن کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ اِسی لیے بعض بزرگانِ دین رحِمَھُمُ اللہُ المبین نے فرمایا ہے:

"اچھی نیت کا اچھا اور بُری نیت کا بُرا پھل"

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! اچھی نیت اچھا اور بُری نیت بُرا پھل لاتی ہے بلکہ بسا اوقات بُری نیت کا بُرا پھل ہاتھوں ہاتھ ظاہر ہو جاتا ہے اس ضمن میں دو حکایات پیشِ خدمت ہیں چُنانچہ

حضرتِ سیّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھُما فرماتے ہیں: ایک بادشاہ ایک بار اپنی سلطنت کے دورے پر نکلا اس دوران ایک شخص کے پاس اُس کا قِیام ہوا، (میزبان بادشاہ کو جانتا نہ تھا) میزبان نے شام کو اپنی گائے کو دَوہا تو بادشاہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اُس سے 30 گایوں کے برابر دودھ نکلا، اُس نے دِل ہی دل میں وہ انوکھی گائے چھین لینے کی بُری نیّت کرلی۔ دوسرے روز شام کو اُس گائے سے آدھا دودھ نکلا بادشاہ نے تعجُّب کا اظہار کیا تو میزبان کہنے لگا: "بادشاہ نے اپنی رعایا کے ساتھ ظلم کی نیت کی ہے جس کی نُحوست سے آج دودھ آدھا ہو گیا ہے کہ جب بادشاہ ظالم ہو تو بَرَکت ختم ہو جاتی ہے۔" یہ حیرت انگیز انکشاف سُن کر بادشاہ نے انکھی گائے ظلماً چھین لینے کی نیت ختم کر دی۔ چُنانچِہ دوسرے دن گائے نے پھر اُتنا ہی دودھ دیا جتنا پہلے دیا تھا۔ اس واقعے سے بادشاہ کو بَہُت عبرت حاصل ہوئی۔
(مُلَخَّص از شُعَبُ الْاِیمان ج ۲ ص ۵۳ رقم ۷۴۷۵)

گنّے کا ٹھنڈا میٹھا رَس

ایران کے بادشاہوں کا لقب پہلے "کِسرٰی" ہُوا کرتا تھا جس طرح مصر کے تمام بادشاہ "فِرعون" کہلاتے تھے۔ ایک بار ایک بادشاہ کِسرٰی اپنے لشکر سے بچھڑ کر کسی باغ کے دروازے پر جا پہنچا، اُس نے پینے کے لیے پانی مانگا تو ایک بچی گنّے کا ٹھنڈا میٹھا رَس لے آئی بادشاہ نے پیا تو بَہُت لذیذ تھا، اُس نے بچّی سے اِستِفسار کیا (یعنی پوچھا): کیسے بناتی ہو؟ اُس نے بتایا کہ اِس باغ میں بَہُت اَعلٰی قِسم کے گنّوں کی پیداوار ہوتی ہے، ہم اپنے ہاتھوں سے گنّے نِچوڑ کر رَس نکال لیتے ہیں بادشاہ نے ایک اور گلاس کی فرمائش کی، وہ لینے گئی، اِسدوران بادشاہ کی نیت خراب ہوگئی اور اُس نے طے کرلیا کہ میں یہ باغ زبردستی لے کر دوسرا باغ اِن کو دے دوں گا۔ اِتنے میں وہ بچی روتی ہوئی آئی اور کہنے لگی: ہمارے بادشاہ کی نیت خراب ہوگئی ہے۔ بادشاہ بولا! تمہیں اِس کا کیسے عِلم ہوا؟ کہنے لگی "پہلے بآسانی رَس نِچڑ جاتا تھا لیکن اب کی بار خوب زور لگانے کے باوجود بھی میں رَس نہیں نکال سکی۔" بادشاہ نے فوراً باغ چھیننے کی بُری نیّت تَرک کر دی اور کہا: ایک بار پھر جاؤ اور کوشش کرو چُنانچِہ وہ گئی اور بآسانی رَس نِکال کر لانے میں کامیاب ہو گئی۔
(حیاۃ الحیوان الکبرٰی ج ۱ ص ۲۱۴، المنتظم فی تاریخ الملوک والامم لابن الجوزی ج ۱۴ ص ۳۱۰)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! آپ نے بُری نیت کا بُرا انجام ملاحظہ کیا ہمیں بھی چاہیئے کہ جب بھی کوئی نیک و جائز کام کریں تو اچھی اچھی نیتیں بھی کر لینی چاہیئے اور بُری نیتوں سے بچتے رہنا چاہیئے اسی طرح جب کسی سنّت وغیرہ پر عمل کرنے کا موقع مِلے تو اُس وقت دل میں نیت حاضر ہونی ضروری ہے مثلاً کپڑے پہنتے وقت پہلے سیدھی آستین میں ہاتھ ڈالا، یا اُتارتے وقت اُلٹی آستین سے پَہَل کی، اِسی طرح جُوتے پہننے، اُتارنے میں حسبِ عادت یہی ترکیب بنی، یہ سب سنّتیں ہیں مگر عمل کرتے وقت سنّت پر عمل کی بالکل ہی نیّت دل میں نہیں تھی تو یہ عمل "عبادت" نہیں "عادت" کہلائے گا سنّت کا ثواب نہیں مِلے گا۔

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! آیئے اب "دارالافتاء اہلسنّت" کا نیّت کے متعلق ایک معلوماتی فتوٰی مُلاحظہ فرمایئے:

بے شک بِغیر نیّت کے کِسی عمَلِ خیر کا ثواب نہیں ملتا بلکہ اِس طرح یہ (بِلا نیّت کی جانے والی) عبادتیں "عادتیں" بن جاتی ہیں۔ کسی عَمَلِ خیر میں نیّت کا مطلب یہ ہے کہ جو عمل کیا جارہا ہے دل اُس کی طرف مُتَوَجِّہ ہو اور وہ عمل اللہ تعالٰی کی رِضا کے لیے کیا جارہا ہو، اِس نیّت سے عبادت اور عادت میں فرق کرنا مقصود ہوتا ہے اس سے پتہ چلا کہ دل کا مُتَوَجِّہ ہونا اور اللہ تعالٰی کی رِضا پیشِ نظر ہونا ہی نیّت ہے اور اِسی سے عبادت اور عادت میں فرق ہوتا ہے لہٰذا اگر عبادت میں نیّت کرلی جائے تو ثواب ملتا ہے اور اگر نیّت نہ کی جائے تو عمل عادت بن جاتا ہے اور اُس پر ثواب بھی نہیں ملتا جیسا کہ حضرتِ علّامہ علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی فرماتے ہیں: یعنی نیّت کے لُغوی معنٰی ہیں: "قصد اور ارادہ" اور شرعی معنٰی ہیں: جو عمل کرنے لگے ہیں، دل کو اُس کی طرف مُتَوَجِّہ کرنا اور وہ عمل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لیے کیا جارہا ہو اور نیّت سے "عبادت" اور "عادت" میں فرق کرنا مقصود ہوتا ہے۔ (مِرْقَاۃُ الْمَفَاتِیح ج ۱ ص ۹۴) لیکن اس کے ساتھ یہ یاد رہے کہ

بہُت سے اعمال ایسے ہیں کہ جن کو ہم محسوس کرتے ہیں کہ یہ محض عادت کے طور پر کر رہے ہیں حالانکہ اِس میں بھی "عبادت کی نیّت" موجود ہوتی ہے اور اس کا احساس اِس لیے کم ہوتا ہے کہ ابتداءً یا بطورِ خاص جس قدر توجُّہ دی جاتی ہے وہ بارہا عمل کرنے کی وجہ سے بر قرار نہیں رہتی۔ ہاں اصلاً (یعنی بالکل) ہی نیّت کچھ نہ ہو تو اُس پر واقعی کوئی ثواب نہیں۔

وَاللّٰہُ تَعَالٰی وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمْ عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے نیّت کی بَرَکت سے ایک مُباح کام جسے ہم عادت کے طور پر کرتے ہیں اگر یہ کام انجام دینے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرلی جائیں تو یہ ہماری عادت عبادت بن جائے گی اور ہمارے نامۂ اعمال میں ڈھیروں نیکیاں لکھی جائیں گی۔ لہٰذا سمجھدار وُہی ہے جو ثواب اکٹھا کرنے کے لیے اچھی اچھی نیتیں کرتا رہے۔ ہمارے لیے بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن بھی ہر جائز و نیک کام سے پہلے نیتیں کیا کرتے تھے چُنانچِہ

حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: جیسے سَلَف (یعنی پہلے کے مسلمان) عِلْم حاصل کرتے تھے اسی طرح عَمَل کے لیے عِلْمِ نیّت بھی سیکھتے تھے۔ (قُوتُ القُلوب ج ۲ ص ۲۷۴) حضرتِ سیِّدُنا سری سَقَطی رَحْمَۃُ اللّٰہ تعالی عَلَیْہِ نے فرمایا: "خُلُوصِ نیّت (اچھی نیّت) کے ساتھ دو رکعتیں پڑھنا تیرے لیے ستّر احادیث لکھنے سے بہتر ہے۔" یا یہ فرمایا کہ "سات سو احادیث لکھنے سے بہتر ہے۔" (قُوتُ القُلُوب ج ۲ ص ۲۷۴)

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ مبارک رَحْمَۃُ اللّٰہ تعالی عَلَیْہِ نے فرمایا: کئی چھوٹے عمل ایسے ہیں جن کو نیّت بڑا عمل بنا دیتی ہے۔"

ایک بُزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: میں ہر کام میں نیّت پسند کرتا ہوں حتّٰی کہ کھانے، پینے، سونے اور بیت الخلاء میں داخل ہونے کے لیے بھی۔ (احیاءُ العلوم ج ۵ ص ۹۸)

جی ہاں ایک صاحب چھت پر بال بنا رہے تھے، انہوں نے اپنی بیوی کو آواز دی کہ میری کنگھی لانا۔ عورت نے پُوچھا: کیا آئینہ بھی لیتی آؤں؟ وہ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر فرمایا: ہاں۔ کسی سننے والے نے جواب فوراً نہ دینے کی وجہ دریافت کی تو فرمایا: میں نے ایک نیّت کے ساتھ اپنی زوجہ کو کنگھی لانے کے لیے کہا تھا، جب انہوں نے آئینہ لانے کا پوچھا تو اُس وقت آئینے کے سلسلے میں میری کوئی نیّت نہ تھی لہٰذا میں نے نیّت بنانے کے لیے غور و فِکْر کیا، حتّٰی کہ اللہ تعالٰی نے مجھے نیّت عنایت فرمائی اس پر میں نے کہہ دیا: ہاں۔ وہ بھی لے آئیے۔ (قُوتُ القُلُوب ج ۲ ص ۲۷۴)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال، محمد الیاس عطار قادری رَضَوی، ضِیائی دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے نیت کی اہمیّت کو اُجاگر کرنے اور آخِرت کے لیے ثواب اکٹھا کرنے کے لیے نیتوں کے بارے میں ایک مایہ ناز رِسالہ بَنام "ثواب بڑھانے کے نسخے" مُرتَّب فرمایا۔ آپ نے اِس رِسالے میں "72 کاموں کی مُختَلف نیّتیں" لکھیں ہیں۔ لہٰذا ہمیں بھی حصولِ ثواب کی خاطر حسبِ حال یعنی اپنی اُس وقت کی قلبی کیفیت اور موقع کی مناسبت سے نیّتیں کرنی چاہیئے، تاہم عِلمِ نیت رکھنے والا اِن میں اضافہ کر سکتا ہے۔ آیئے اِس رِسالے سے چند کاموں کی اچھی اچھی نیّتیں سُنتے ہیں

صبح سویرے یہ نیّت کرلیجئے

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! ہمیں ہر صبح سویرے یہ نیت کرلینی چاہیئے کہ: "آج کا دن آنکھ، کان، زبان اور ہر عُضْو (یعنی جسم کے ہر حصے) کو گناہوں اور فضولیات سے بچتے ہوئے نیکیوں میں گزاروں گی۔" (ثواب بڑھانے کے نسخے)

پانی پینے کی نیتیں

☆ عبادت پر قُوّت کے لیے طاقت حاصل کروں گی۔
☆ گِلاس بھرنے اور پینے کے دوران ایک قطرہ بھی ضائع نہیں ہونے دوں گی۔
☆ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ کر اُجالے میں، دیکھ کر، سیدھے ہاتھ سے، چُوس چُوس کر، تین سانس میں پیوں گی۔
☆ پی چُکنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہوں گی۔
☆ گلاس میں بچے ہوئے پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں پھینکوں گی۔

وُضُو کی نیّتیں

☆ حُکْمِ اِلٰہی بجالاتے ہوئے وُضُو کرتی ہوں۔
☆ بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہ کہوں گی۔
☆ امکروہات اور پانی کے اسراف سے بچوں گی۔
☆ فرائض، سُنَن اور مُستَحَبّات کا خیال رکھوں گی۔
☆ ہر عُضْو دھونے کے دوران دُرود شریف پڑھوں گی۔
☆ فارغ ہو کر یہ دُعا: "اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ۔ ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے کثرت سے توبہ کرنے والوں میں بنادے اور مجھے پاکیزہ لوگوں میں شامل کر دے۔"
☆ آسمان کی طرف دیکھ کر کَلِمۂ شہادت اور سورۃ القدر پڑھوں گی۔